سوال

(203) مروجہ عرس وگیارہویں کیوں جائز نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بر منگھم سے محمد بشیر نقشبندی لکھتے ہیں کہ بصد احترام و آداب میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کچھ عرصہ پہلے آپ نے عرس حضرت ہجویری پر کچھ اعتراض کیا اور گیارہویں شریف پر بھی اور اس کا پروف چاہتے ہیں۔ نقشبندی صاحب آگے لکھتے ہیں :

کہ یہ چیزیں جن پر آپ اعتراض کرتے ہیں آپ کے پیشوا حضرت شاہ ولی اللہ کے مکتوبات اور نواب صدیق حسن بھوپالی کی تصنیف الداء والدواء سے حوالہ دوں گا۔

اس کے بعد ایک دو واقعات نقل کرتے ہیں۔ ایک میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے خواب کو بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بہت سے اولیاء اللہ کو حلقہ باندھ کر مراقبہ میں بیٹھے دیکھا جن میں خواجہ نقشبند دوزانو اور حضرت جنید تکیہ لگا کر بیٹھے ہیں اور سب استغناء ماسوااللہ اور کیفیات فنا میں ہیں۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ سب حضرات حضرت علیؓ کے استقبال کے لئے جا رہے ہیں۔ حضرت علیؓ کے ساتھ اس موقع پر حضرت اویس قرنیؒ بھی ہیں۔ ایک حجرہ نہایت صاف تھا۔ اس میں یہ بزرگ داخل ہوگئے۔ وہ پوچھی تو معلوم ہوا کہ آج غوث الثقلین کا عرس ہے۔

ایک واقعہ شاہ عبدالرحیمؒ کا لکھا ہے کہ وہ خواجہ باقی باللہ کے عرس کا منظر بتاتے ہیں کہ کوئی ان کے سامنے چاول کوئی گوشت اپنے ذمہ لیتا اور کوئی کہتا میں فلاں قوال لاؤں گا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نقشبندی صاحب کے طویل خط کا خلاصہ ہم نے نقل کر دیا ہے۔ ان کا سوال یہ ہے کہ جب مذکورہ بزرگان دین (جن کو انہوں نے ہمارے پیشوا کہا ہے) یہ کام کرتے ہیں تو آپ کیوں نہیں مانتے یا اس طرح کے کاموں کو ناجائز اور بدعت کیوں سمجھتے ہیں۔ اصل موضوع تو عرس اور گیارہویں کی شرعی حقیقت ہے لیکن اس سے پہلے میں چند امور کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں تاکہ نقش بندی صاحب کی ذہن میں جو شبہات ہیں ان کے ازالے میں آسانی رہے۔

(۱) انہوں نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ آپ کے پیشوا حضرت شاہ ولی اللہ تو اس سلسلے میں گزارش ہے کہ ہمارے ہادی و پیشوا تو سرور دو عالم ﷺ کی ذات اقدس ہے۔ شریعت ان پر نازل ہوئی ہے نہ کہ شاہ ولی اللہ پر۔ ہمارا یہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ غلطیوں سے پاک اور مبرا صرف انبیاء کرام ہیں انہیں بذریعہ وحی براہ راست اللہ تعالیٰ کی راہنمائی حاصل ہوتی ہے جب کی کسی بھی امتی کو یہ مقام و مرتبہ حاصل نہیں ہوسکتا اور دوسروں سے اجتہادی غلطیاں بھی ہوسکتی ہیں۔ بلاشبہ تمام ائمہ دین 'محدثین' اولیاء کرام اور علماء امت قابل احترام ہیں۔ ہر مسلمان کے لئے ان کا ادب واحترام ضروری ہے لیکن نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مقابلے میں ان کی بات چھوڑی بھی جاسکتی ہے جبکہ آپ کی کسی ایک بات کا انکار

بھی کفر ہے۔

(۲) ہاں علماء دین کی ایسی باتیں جن میں نصیحت و خیر خواہی ہو اور حضور اکرم ﷺ کے فرامین کے مطابق و موافق ہوں ایسی باتوں کو ضرور قبول کرنا چاہئے لیکن اصل پیشوا کا مقام سرکار دو عالم کو حاصل ہے۔

(۳) اس لئے میرے بھائی ہم شاہ ولی اللہ اور نواب صدیق حسن خان کی ہر بات ماننے کے پابند نہیں ہیں۔ یہ شان سوائے رسول اللہ ﷺ کے اور کسی کو حاصل نہیں۔

(۴) یہ بات بھی سوچنے کی ہے کہ نقشبندی صاحب نے یہاں اپنے موقف کی بنیاد ایک خواب پر رکھی ہے۔ بھائی صاحب دین یا شریعت کا کوئی مسئلہ کبھی بھی خواب کے ذریعے ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ ہمارے سامنے جب کائنات کی سب سے عظیم ہستی کی ۲۳ سالہ زندگی کی واضح روشن اور کامل بیداری کی ہدایت موجود ہے تو یہاں ہمیں کسی خواب کا سہارا لینے کی آخر کیا ضرورت ہے۔ آج کل کی ایک مشکل یہ بھی ہے کہ قرآن و صحیح احادیث چھوڑ کر من گھڑت قصوں خوابوں اور کہانیوں پر اعتماد کیا جاتا ہے جب کہ بزرگان دین کا تو یہ حال تھا کہ وہ سند کے بغیر احادیث بھی قبول نہیں کرتے تھے اور پھر عقائد کے لئے تو زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ مگر یہاں یہ حال ہے کہ عقائد کے معاملے میں بھی جھوٹے ،فضول اور من پسند خوابوں ہی کو بنیاد بنایا جاتا ہے۔ آج کل کے زیادہ تو واعظ بھی قرآن و حدیث کی بجائے شعر و شاعری اور موضوع قصوں ہی سے عوام کا دل بہلاتے ہیں۔

(۵) اگر خوابوں پر دارومدار ہو تو یہود و نصاریٰ کے علاوہ بت پرست اور آتش پرست بھی اپنے مذہب کی حقانیت کے لئے جو خواب بیان کرتے ہیں انہیں بھی ماننا ہوگا۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی شروع میں خواب ہی بیان کیا کرتے تھے۔ اس لئے خواب جس بزرگ کو آئے یہ اس کے اور اللہ کے درمیان ہے دوسرے کے لئے کسی کا خواب ہرگز شرعی حجت یا دلیل نہیں بن سکتا۔

(۶) ہمارے لئے اصل راہنمائی کے دو صاف اور شفاف چشمے ہیں وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہیں۔ جیسا کہ نبی کریم نے حجۃ الوداع کے معقع پر اپنے تاریخی خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے لئے دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت جب تک ان دونوں پر مضبوطی سے قائم رہو گے تم کبھی گمراہ نہیں ہوسکتے۔

ایک دوسری حدیث حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وعظ فرمایا۔ اس حدیث میں دوسری باتوں کے علاوہ یہ بھی فرماتے ہیں میرے بعد جب تم زیادہ اختلاف دیکھو گے تو میری اور میرے صحابہ کی سنت پر مضبوطی سے قائم رہنا۔

اور پھر صحابہ کرامؓ کے زمانے میں یہ حال تھا کہ اگر حضور ﷺ کی بات کے مقابلے میں وہ کسی دوسرے کی بات سنتے تو اسے ہرگز قبول نہ کرتے۔

ان ضروری باتوں کی وضاحت کے بعد اب نقشبندی صاحب غور کریں کہ کیا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے زمانے میں مروجہ عرس یا گیارہویں جیسی کسی رسم کا دور دور تک بھی نشان ملتا ہے؟ کیا رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد خلفاء راشدین اور دوسرے صحابہؓ نے آپ ﷺ کا عرس کیا؟ تو کیا نعوذباللہ یہ ساری پاک ہستیاں عرس کی نیکیوں اور سعادتوں سے محروم ہی رہی ہیں۔ ہماری یہی دعویٰ ہے کہ یہ کھانے پینے کی رسمیں اور عوام کا مال بٹورنے کے بہانے ہیں اور ہم ایسی کوئی بات قبول نہیں کرسکتے جس کا ثبوت قرآن و حدیث یا عمل صحابہ سے پیش نہ کیا جائے بلکہ اس کے برعکس مروجہ عرسوں میں جو کچھ ہوتا ہے اس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کے واضح فرامین موجود ہیں۔ اب نقشبندی سے گزارش ہے کہ وہ درج ذیل احادیث پر خلوص و دیانت سے غور کریں اور پھر خود ہی فیصلہ فرمائیں۔

پہلی حدیث : لا تجعلوا قبری عیدا۔ (مشکوۃ کتاب الصلاۃ باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلھا رقم ۹۲۶ بحوالہ نسائی۔ ابوداؤد کتاب المناسک باب زیارۃ القبور ۲۰۴۲) حلقہ بند

''میری قبر کو عید گاہ نہ بناؤ''۔

اب عید کا معنی ہے بار بار لوٹ کر آنا۔ ہر وہ جگہ عید ہے جہاں لوگ بار بار جاتے ہیں اور وہ زمانہ اور وقت عید ہے جس میں کوئی کام بار بار کیا جاتا ہے اور ہر وہ مجمع عید ہے جو بار بار اکٹھا ہوتا ہے۔ صحابہ اکرامؓ نے حضور اکرم ﷺ کے اس ارشاد کی تعمیل کی اور کبھی بھی آپ کی قبر پر مجمع نہیں لگایا نہ وہاں کبھی لنگر تقسیم ہوئے اور نہ کبھی وقت مقرر کر کے وہاں میلے کی

شکل بنانے کی اجازت دی۔ وہ آپ کی قبر پر جاتے تو عزت ووقار سے سلام پڑھ کر واپس تشریف لے آتے۔ دوسری طرف اپنے میلوں اور عرسوں کا حال بھی نقشبندی صاحب کے سامنے ہے کہ مسلمان کس ذوق وشوق سے ایسے میلوں میں جاتے ہیں اور پھر وہاں کن خرافات ومنکرات میں مبتلا ہوتے ہیں اور مردوں وعورتوں کے اختلاط سے کیا کیا خرابیاں رونما ہوتی ہیں۔ برطانیہ میں چونکہ بزرگان دین کی قبریں تو ہم ساتھ نہیں لاسکے لیکن ان کے ناموں کے بورڈ لگا کر یہاں دربار قائم کردیئے اور قبروں کی بجائے مساجد میں عرس شروع کردیئے اور ایسی مساجد میں جب عرس ہوتے ہیں تو لوگ وعظ ونصیحت کے شوق کی بجائے زیادہ تر کھانے پینے کا ذوق پورا کرنے جاتے ہیں۔ جس کے بے شمار شواہد ہمارے پاس موجود ہیں۔ بشیر صاحب کہیں یہ خیال نہ کریں کہ ہم نے اس حدیث میں لفظ عید کا ترجمہ درست نہیں کیا' اس لئے ہم ان کے بزرگ مشہور عالم ومفسر قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کی وضاحت نقل کرتے ہیں جو حنفی مسلک کے جید عالم ہیں اور اہل حدیث دیوبندی اور بریلوی میں عزت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔

قاضی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں:

لایجوز مایفعلہ الجہال بقبور الاولیاء الشہداء من السجود والطواف حولہا واتخاذ السرج والمساجد الیہا ومن الاجتماع بعد الحول کالاعیاد ہ یمونہ عرسا۔ (تفسیر مظہری ۲/۶۵)

ترجمہ ''جاہل لوگ حضرات اولیاء وشہداء کے مزارات پر جو کچھ کرتے ہیں وہ سب ناجائز ہے۔ ان کو سجدہ کرنا' ان کے گرد طواف کرنا' ان پر چراغاں کرنا' اوران کی طرف سجدے کرنا اور ہر سال میلوں کی طرح ان پر جمع ہونا جس کا نام عرس ہے' یہ سب ناجائز ہیں۔'' اب یہاں قاضی صاحب نے عید کا معنی عرس ہی لیا ہے۔

دوسری حدیث: بخاری ومسلم میں ہے کہ حضرت ام جنیداور حضرت ام سلمہؓ نے حبش کے دوایسے گرجاؤں کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا جس میں انہوں نے تصاویر دیکھی تھیں تو اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

''ان اولئک اذا کان فیہم الرجل الصالح فمات بنوا علی قبرہ مسجدا وصوروا تلک الصورۃ اولئک شرار الخلق عنداللہ یوم القیامۃ۔'' (فتح الباري ج ۳ کتاب الجنائزۃ باب بناء المساجد علی القبر ص ۵۶۹ رقم الحدیث ۱۳۴۱)

''ان لوگوں کا طریقہ یہ ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی مرجاتا ہے تو اس کی قبر کو سجدہ گاہ بنالیتے ہیں اور نیک بندوں کی تصویریں نقش کرلیتے ہیں یہی لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔''

آج کے دور سے رسول اللہ ﷺ کا یہ سچا فرمان کتنی مطابقت رکھتا ہے۔ میں نے برطانیہ کے ایک شہر میں اپنی آنکھوں سے ایک پیر صاحب کی فوٹو پونڈوں کے عوض فروخت ہوتی دیکھیں اور بیچارے مرید دھڑا دھڑ خرید بھی رہے تھے۔

تیسری حدیث: موطا امام مالکؒ میں ہے:

''ان رسول اللہ ﷺ قال اللہم لا تجعل قبری وثنا یعبد اشتد غضب اللہ علی قوم اتخذوا قبور انبیاء ہم مساجد۔'' (مسند احمد ۲/۲۴۶' موطا کتاب قصر الصلاۃ فی السفر رقم الحدیث ۸۵ باب جامع الصلاۃ)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اے اللہ میری قبر کو بت کی طرح نہ بنانا' جس کی پوجا کی جائے اس قوم پر اللہ کا سخت عذاب آئے جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا۔''

اللہ تعالیٰ نے اپ کی دعا قبول فرمائی اور آپ کے روضہ اطہر کو ان خرافات سے محفوظ رکھا۔

چوتھی حدیث: مسلم شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیا ئہم وصا لحیہم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد انی انہا کم عن ذالک۔ (مسلم مترجم ج ا کتاب المساجد باب النہی عن بناء المساجد علی القبور ص

(۱۰۵

''خبر دار ہو۔ تم سے پہلے لوگوں نے اپنے نبیوں اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ خبر دار تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا۔ میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔''

نقشبندی صاحب کو ہم بتا سکتے ہیں کہ کتنے مزاروں اور درباروں پر زندہ و مردہ بزرگوں کو سجدے کئے جارہے ہیں۔

پانچویں حدیث: ابن ماجہ 'ترمذی 'نسائی 'اور ابوداؤد کی حدیث ہے:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لعن رسول اللہ ﷺ زائرات القبور والمتخذین علیہا المساجد والسرج۔ (سنن نسائی مترجم ج ا کتاب الجنائز باب التغلیظ فی اتخاذ السرج علی القبور ص ۸۲۰ رقم الحدیث ۲۰۴۷)

''حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی قبروں پر جانے والی عورتوں پر اور ان پر بھی جو قبروں کی مسجدوں کی طرح بنالیتے ہیں اور ان پر جو وہاں چراغ جلاتے ہیں۔''

کتنے پیارے طریقوں سے سرورِ کونین ﷺ نے باربار تنبیہ فرمائی۔ اگر مسلمان اب بھی اس پر توجہ نہ دیں تو غور کیجئے کہ روح پاک پر کیا گزرے گی؟

ہم اب فیصلہ نقشبندی صاحب پر چھوڑتے ہیں کہ وہ رسول اللہ کی صحیح اور سچی باتیں مانتے ہیں یا شاہ ولی اللہ کے خواب اور نواب صدیق حسن خان اور شاہ عبدالرحیم کے نقل کردہ واقعات؟

یہاں تک تو ہم نے قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ وضاحت کردی ہے کہ مروجہ عرس کا قرآن وسنت سے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا جاسکتا بلکہ ان موقعوں پر ہونے والے بیشتر اعمال رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات کی خلاف ہیں لیکن نقشبندی صاحب نے اپنے خط میں چونکہ بزرگان دین کے اقوال کے حوالے دیئے ہیں اس لئے ان کی مزید تسلی اور اطمینان کے لئے ہم بھی شاہ صاحب کا قول پیش کرتے ہیں جس سے زیر بحث موضوع اور ان علماء امت کا موقت بھی واضح ہوجاتا ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

نقش بندی صاحب نے عرس کے بارے میں شاہ صاحب کا ایک خواب بیان کیا ہے جبکہ عالم بیداری میں شاہ صاحب کے ارشادات بحوالہ ان کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ شاہ صاحب اپنی عظیم الشان اور معرکہ آراء کتاب حجتہ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں:

لا تجعلو زیارۃ قبری عیدا اقول ہذا اشارہ الی سد مدخل التحریف کما فعل الیہود والنصاری بقبور انبیاء ہم وجعلوہا عیدا اما سما بمنزلۃ الحج۔ (حجۃ اللہ البالغۃ ص ۷۷ ج ۲ طبع مصر)

میں کہتا ہوں کہ آپ ﷺ نے جو یہ فرمایا کہ میری قبر کی زیارت کو عید نہ بناؤ 'اس میں اشارہ ہے کہ تحریف کا دروازہ بند کردیا جائے کیونکہ یہود ونصاریٰ نے اپنے انبیاء کی قبروں کو حج کی طرح عید ومیلہ بنادیا تھا۔

اپنی دوسری کتاب میں شاہ صاحب تحریر کرتے ہیں:

ومن اعظم البدع ما اخترعوا فی امر القبور واتخذوہا عیدا۔ بحب (تفہیمات الٰہیہ ج ۲ ص ۶۴)

بڑی بدعتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لوگوں نے قبروں کے بارے میں بہت سی باتیں اپنی طرف سے بنالی ہیں اور قبروں کو میلہ گاہ بنالیا ہے۔

میرے خیال میں نقشبندی صاحب کے لئے شاہ صاحب کے خواب سے ان کی بیداری کی باتیں زیادہ قابل اعتماد ثابت ہوں گے۔

انہوں نے آخر میں جو یہ لکھا ہے کہ شاہ عبدالعزیزؒ کے دادا کے وقت بھی مزارات پر عرس منایا جاتا تھا' یہ بھی کوئی دلیل نہیں۔ ہمارے لیے سند اور دلیل تو رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ کے وقت کی بات ہوگی نہ کہ شاہ صاحب کے دادا صاحب کے وقت کی۔

باقی گیارہویں کے بارے میں ہم اس سے پہلے تفصیل سے بحث کرچکے ہیں کہ اس رسم کی بھی کوئی اصل نہیں۔ خود منانے والوں کی اکثریت کو اس کے شان نزول کا پتہ نہیں اور پھر بات بھی سوچنے کی ہے کہ ایک خاص تاریخ کو گھر والے مل کر کھیر کھالیں یا مسجد میں نمازی جمع ہو کر گیارہ تاریخ کو زردہ پلاؤ سے پیٹ بھرلیں تو اس سے کسی غریب کو کیا فائدہ یا کسی روح کو ثواب پہنچنے کا کیا احتمال ہے؟ یہ تو سب کھانے پینے کے ڈھنگ ہیں بھائی۔ شریعت محمدی میں اس کا کوئی نہ اصل ہے نہ ثبوت۔ اللہ تعالیٰ ضد اور تعصب کے بغیر ہم سب کو حق سمجھنے اور اس پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین!

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص441

محدث فتویٰ